سیکھنا بمقابلہ نصاب مکمل کرنا(Learning vs. Course Coverage)

جب بھی کوئی ورکشاپ یا کلاس ترتیب دی جاتی ہے، تو شرکاء اکثر سب سے پہلا سوال یہ پوچھتے ہیں: "اس میں کتنے سیشن ہوں گے؟" بظاہر یہ ایک بہت ہی عملی اور جائز سوال معلوم ہوتا ہے۔ لوگ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کتنے ہفتوں کے لیے خود کو پابند کر رہے ہیں۔ لیکن اس توقع کے پیچھے ایک گہرا مسئلہ چھپا ہے: وقت کی حد اور نصاب مکمل کرنے (Course Coverage) کا ہمارا جنون اکثر سیکھنے کے اصل مقصد کو دھندلا دیتا ہے۔

اعداد و شمار کا دباؤ

ہم میں سے اکثر لوگوں کی تربیت ایسے سکول سسٹمز میں ہوئی ہے جہاں نصاب کو واضح طور پر ابواب اور ہفتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اساتذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک مخصوص تاریخ تک نصاب "ختم" کروا دیں گے، قطع نظر اس کے کہ طلباء نے اسے واقعی سمجھا ہے یا نہیں۔ سوچ کا انداز یہ ہوتا ہے کہ: اگر ہم نے مواد مکمل کر لیا ہے، تو ہمارا کام مکمل ہو گیا۔

لیکن حقیقی سیکھنے کا عمل کسی سخت ٹائم ٹیبل کا پابند نہیں ہوتا۔ بعض اوقات، ایک فکر انگیز سوال سوچ کی ایک پوری نئی دنیا کھول سکتا ہے، جسے مکمل طور پر سمجھنے کے لیے پورا سیشن — یا کئی سیشنز درکار ہو سکتے ہیں۔ اور کبھی کبھی، کوئی تصور اتنی جلدی سمجھ میں آ جاتا ہے کہ اسے چند منٹوں سے زیادہ وقت نہیں چاہیے۔ سیکھنے کے عمل کو "10 سیشنز" یا "20 سیشنز" تک محدود کرنا تعلیم کو ایک انسانی تجربے کے بجائے ایک مشینی کام بنا دیتا ہے۔

ورکشاپ کا ایک واقعہ

میں نے ایک بار اپنی ورکشاپ کے شرکاء کو بتایا کہ یہ پروگرام "20 سے 30 سیشنز" پر محیط ہوگا۔ فوراً ہی مجھے تنقید کا سامنا کرنا پڑا: "آپ ہمیں ایک حتمی تعداد کیوں نہیں بتاتے؟" وہ یقین اور ایک واضح ہندسہ چاہتے تھے تاکہ وہ اپنے نظام الاوقات (شیڈول) کو ترتیب دے سکیں۔

میرا جواب سادہ تھا: میں پورا پروگرام پانچ سیشنز میں بھی ختم کر سکتا ہوں، یا اسے تیس تک بھی لے جا سکتا ہوں۔ اس کا انحصار آپ پر ہے۔ اگر کسی شریک کے پاس کوئی ایسا سوال ہو جس پر بحث کے لیے پورا ہفتہ درکار ہو، تو کیا مجھے شیڈول پر قائم رہنے کے لیے اسے نظر انداز کر دینا چاہیے؟ اگر مقصد حقیقی معنوں میں سیکھنا ہے، تو راستے کا تعین ہمیشہ پہلے سے نہیں کیا جا سکتا۔

بد قسمتی سے، بہت سے تعلیمی اداروں میں اس لچک کی کمی ہے۔ ہم ذہنوں کو مشغول کرنے کے بجائے عجلت میں ڈیڈ لائنز (مقررہ تاریخوں) کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سمجھنے کی بجائے کورس مکمل کرنے کا جال

اپنے سکول یا کالج کے دنوں کو یاد کریں۔ کتنی بار ایسا ہوا کہ آپ نے ایک باب "ختم" کر لیا لیکن بعد میں احساس ہوا کہ آپ اسے واقعی سمجھ نہیں پائے تھے؟ شاید آپ نے فارمولے، تعریفیں (definitions)، یا اہم تاریخیں رٹ لی ہوں گی، لیکن وہ امتحانات کے بعد ذہن سے محو ہو گئیں۔ آخر کیوں؟ اس لیے کہ ساری توجہ مواد کو کور کرنے (Covering material) پر تھی — نہ کہ سمجھنے، غور و فکر کرنے، یا خیالات کو آپس میں جوڑنے پر۔

اس کے برعکس، جب کوئی استاد آپ کے سوال کا جواب دینے کے لیے وقت نکالتا ہے، یا جب بحث فطری انداز میں چلتی ہے یہاں تک کہ بات سمجھ میں آ جائے، تو وہ سیکھا ہوا سبق زندگی بھر آپ کے ساتھ رہتا ہے۔ اس میں وقت زیادہ لگ سکتا ہے، لیکن یہ کہیں زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

ایک زندہ مثال

صبر کے بارے میں سیکھنے والے دو طالب علموں کا تصور کریں۔ ایک طالب علم ایسے لیکچر میں شرکت کرتا ہے جہاں استاد تیزی سے صبر کے تصور کو "کور" کرتا ہے: تعریف (definition) بتائی، چند مثالیں دیں، اور ایک دو قرآنی آیات سنا دیں۔ یہ سارا معاملہ 30 منٹ میں ختم ہو جاتا ہے۔

دوسرا طالب علم ایک ایسی ورکشاپ میں بیٹھتا ہے جہاں استاد ٹھہر کر بات کرتا ہے۔ ایک شریک سوال کرتا ہے، "لیکن اگر صبر کمزوری محسوس ہو تو کیا کیا جائے؟" اس سے ایک بحث چھڑ جاتی ہے۔ بچوں کی پرورش کرنے والی ماؤں کی کہانیاں، بیماری کا سامنا کرنے والے لوگوں کے قصے، اور ذاتی ناکامیوں کے واقعات شیئر کیے جاتے ہیں۔ استاد ان سب کو صبر کے مرکزی خیال سے جوڑتا ہے کہ کس طرح جذباتی دباؤ میں اپنا وقار برقرار رکھا جائے۔

یہ سیشن طویل ہو جاتا ہے، شاید پوری کلاس اسی میں گزر جائے۔ لیکن جو لوگ اس کمرے سے نکلتے ہیں وہ صرف یہ نہیں جانتے کہ صبر کیا ہے—بلکہ وہ اسے محسوس کرتے ہیں، اسے اپناتے ہیں، اور اسے اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔

سیکھنے کو ترجیح دینے کا حوصلہ

اس طرزِ عمل کے لیے اساتذہ اور سیکھنے والوں، دونوں طرف حوصلہ درکار ہوتا ہے۔ اساتذہ کو "موثر" یا "وقت کا پابند" نہ ہونے کی تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سیکھنے والوں کو یہ قبول کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ سفر ہمیشہ پہلے سے طے شدہ (Predictable) نہیں ہوتا اور وہ اپنی پیشرفت کا اندازہ صرف سیشنز کی تعداد سے نہیں لگا سکتے۔

تاہم، یہی وہ حوصلہ ہے جو معلومات کو تبدیلی (Transformation) میں بدل دیتا ہے۔ جب ہم سیکھنے کے عمل کو اس کی قدرتی رفتار سے چلنے دیتے ہیں، تو شرکاء صرف نوٹس لے کر نہیں جاتے—وہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں۔

اختتامی نکات

تعلیم کا مقصد کبھی بھی صرف خانہ پُری کرنا (Ticking boxes) یا ابواب ختم کرنا نہیں ہونا چاہیے۔ اسے سمجھ بوجھ کو پروان چڑھانے، سوالوں کے جواب دینے، اور حقیقی نشو و نما کے لیے گنجائش پیدا کرنے پر زور دینا چاہیے۔

اگلی بار جب کوئی پوچھے، "اس میں کتنے سیشن لگیں گے؟" تو شاید سب سے ایماندارانہ جواب یہ ہو: اتنے ہی، جتنی ہمیں واقعی سیکھنے کے لیے ضرورت ہے۔